اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۵

روزنامہ

الفضل

قادیان

ٹیلیفون نمبر ۹۱

ایڈیٹر۔ غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN

جلد ۲۶ | مورخہ ۲۶ ذوالحجہ ۱۳۵۶ھ | یوم یکشنبہ | مطابق ۲۷ فروری ۱۹۳۸ء | نمبر ۴۸

بہار اور یو۔پی کے قضیہ کے متعلق تصفیہ کے امکانات

یو۔پی۔ اور بہار کی کانگرسی وزارتوں کے استعفوں کے مسئلہ پر اس وقت تک حکومتِ برطانیہ اور کانگرس کے نمائندوں کی طرف سے کافی لے دے ہو چکی ہے۔ اور گو ابھی اس خرخشہ کو دور کرنے کے لئے کوئی عملی قدم نہیں اٹھایا گیا۔ تاہم یہ امر موجبِ اطمینان ہے۔ کہ کانگرسی وزارتوں کے اس اقدام کے بعد ہندوستان کے سیاسی افق پر شکوک و شبہات کے جو بادل جمع ہونے شروع ہو گئے تھے۔ وہ آہستہ آہستہ چھٹ رہے ہیں۔ اور اب اس دھندلکے میں سے امید کی کرن ظاہر ہو رہی ہے۔

گاندھی جی نے اپنے ایک گزشتہ بیان میں سیاسی قیدیوں کی رہائی کے سلسلہ میں گورنر جنرل کی مداخلت پر اظہارِ استعجاب کرتے ہوئے یہ شبہ ظاہر کیا تھا۔ کہ قیدیوں کی رہائی کا سوال تو محض ایک بہانہ معلوم ہوتا ہے۔ فی الحقیقت گورنر کانگرسی وزراء کی کارروائیوں سے تنگ آ چکے ہیں۔ لیکن گورنر جنرل نے حال میں اس سلسلہ میں جو بیان شائع کیا ہے۔ اس نے شبہات کا بہت حد تک ازالہ کر دیا ہے۔ چنانچہ انہوں نے لکھا ہے۔ کہ موجودہ اقدام سے ان کا اور گورنروں کا مقصد ہرگز یہ نہیں تھا۔ کہ کانگرسی یا کسی دوسری حکومت کے جائز کاموں میں خواہ مخواہ مداخلت کی جائے بلکہ جو کچھ کیا گیا۔ مفادِ عامہ۔ اور قیامِ امن کے لئے کیا گیا ہے۔

یو۔پی۔ اور بہار کی کانگرسی وزارتوں کا مطالبہ یہ تھا۔ کہ تمام قیدیوں کو بیک وقت رہا کر دیا جائے۔ لیکن گورنر ان کی رہائی کے سوال پر فرداً فرداً غور کرنے کے لئے تیار تھے۔ اور ہیں۔ گویا اختلاف اصولی نہیں۔ بلکہ فروعی ہے۔ گورنر جنرل گو اپنی پوزیشن سے ایک انچ بھی پیچھے نہیں ہٹے۔ تاہم ان کا طرزِ بیان مصالحانہ ہے۔ لہٰذا بہتر یہی ہے کہ اختلافات کی خلیج کو پاٹنے کی کوشش کی جائے۔

مسٹر گاندھی نے وائسرائے کے اعلان کے جواب میں جو تازہ بیان شائع کرایا ہے اس میں انہوں نے مصالحت کے امکانات پر اظہارِ اطمینان کرتے ہوئے موجودہ آئینی بحران کو دور کرنے کا یہ طریق پیش کیا ہے۔ کہ گورنروں کو یہ یقین دلانے کے لئے آزاد چھوڑ دیا جائے۔ کہ قیدیوں کے معاملات پر غور کرنے کا یہ مطلب نہیں کہ وہ وزراء کے حقوق کو غصب کرنا چاہتے ہیں۔ نیز چونکہ وزراء نے قیدیوں سے اطمینان حاصل کر لیا ہے اس لئے وہ انہیں اپنی ذمہ واری پر رہا کر سکتے ہیں۔

یو۔پی کے وزیرِ اعظم پنڈت پنت اس سلسلہ میں گورنر یو۔پی سے ملاقاتیں کر رہے ہیں۔ لہٰذا امید کی جاتی ہے۔ کہ اس قضیہ کا جلد خاتمہ ہو جائے گا۔

آئینِ نو کا اثر افسرانِ اضلاع پر

جدید آئین میں ہندوستانیوں کو جو تھوڑے بہت اختیارات دیئے گئے ہیں۔ ان سے جہاں زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کے لئے ضروری ہے۔ کہ پسماندہ طبقات کی اقتصادی حالت کو درست کیا جائے۔ وہاں ایک بہت بڑی ضرورت یہ بھی ہے۔ کہ غریب طبقہ کو ایسے لوگوں کی چیرہ دستیوں اور مظالم سے بچایا جائے۔ جو گزشتہ دورِ حکومت میں اپنے مالی تفوق اور ذاتی اثر و نفوذ کی وجہ سے اس طبقہ پر روا رکھتے تھے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے۔ جب سے صوبجات میں نئی طرزِ حکومت کا نفاذ عمل میں آیا ہے۔ یہ خطرہ بجائے کم ہونے کے بڑھ رہا ہے۔ چنانچہ پنجاب کے بعض اضلاع میں سرمایہ دار لوگوں کا ایک ایسا طبقہ ظہور میں آ رہا ہے۔ جو غرباء پر اپنی بے جا گرفت کو قائم رکھنے کے لئے اپنے ضلع کے اعلیٰ افسران سے راہ و رسم پیدا کر کے انہیں اس امر پر آمادہ کر رہا ہے۔ کہ وہ ان کی غریب آزار کارروائیوں کے متعلق چشم پوشی سے کام لیں۔ اور چونکہ افسران بھی یہ سمجھتے ہیں۔ کہ اس قسم کے مٹھی بھر لوگوں کو خوش رکھنے میں ہی ان کی بہتری ہے۔ مبادا اسمبلیوں میں ان کے طرزِ عمل کے متعلق سوالات ہونے شروع ہو جائیں۔ اس لئے وہ غرباء کی طرف سے بے پروا ہو کر بالواسطہ ایسے لوگوں کی حوصلہ افزائی کا موجب بن رہے ہیں۔ ضلع کانگڑہ اس افسوسناک صورتِ حالات کی ایک بین مثال ہے۔ اس ضلع میں سیال قوم کے چند سرمایہ دار لوگ آباد ہیں۔ اور معلوم ہوا ہے۔ کہ بعض افسران کی خوشنودی کی خاطر مقتضیاتِ عدل و انصاف کو بھی خیرباد کہنے کا عزم کر چکے ہیں۔ اس کی وجہ صرف یہ ہے۔ کہ وہ سمجھتے ہیں۔ کہ انہیں خوش رکھنے سے وہ ہر قسم کی نکتہ چینی اور تنقید سے محفوظ رہیں گے۔ اس کا نتیجہ یہ ہو رہا ہے۔ کہ غریب عوام طرح طرح کے مظالم کا شکار ہو رہے ہیں۔ ضرورت ہے۔ کہ اس قسم کے حالات کا ابھی سے انسداد کیا جائے۔ ورنہ خطرہ ہے۔ کہ آئینِ نو عوام کے لئے کسی فائدہ کا موجب بننے کی بجائے ان کے لئے لعنت بن جائیگا۔ ہم آنریبل وزیرِ اعظم پنجاب کی توجہ اس خطرہ کی طرف مبذول کرتے ہوئے ان سے امید رکھتے ہیں۔ کہ وہ نہ صرف ضلع کانگڑہ میں بلکہ کسی جگہ بھی ایسے حالات پیدا نہیں ہونے دیں گے۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۵ فروری۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج سات بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو نزلہ اور گلے کی تکلیف ابھی تک ہے۔ اور کل سے پاؤں کی ایک انگلی کے جوڑ میں درد نقرس کی شکائت ہے۔ باوجود ناسازئ طبع آج حضور نے خطبۂ جمعہ ارشاد فرمایا۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو سر درد کی تکلیف بدستور ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

افسوس ڈاکٹر منظور احمد صاحب بھیروی کی خوشدامن مسماۃ حیات بی بی صاحبہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحابیہ تھیں ۲۳ فروری بعمر ۸۵ سال وفات پاگئیں۔ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور مرحومہ بہشتی مقبرہ میں دفن کی گئیں۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔

۲۲ فروری کو ڈاکٹر صاحب موصوف کی لڑکی امۃ الرشید فوت ہو گئی تھی۔ احباب دعائے نعم البدل کریں۔

اخبار احمدیہ

شکریہ احباب صوبیدار شیر محمد صاحب بریلی جمعداری سے ترقی کر کے صوبیداری پر فائز ہو گئے ہیں۔ اور احباب کی دعاؤں کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ خاکسار سید احمد مولوی فاضل قادیان

درخواست ہائے دعا ڈاکٹر غلام غوث صاحب قادیان کا پوتا سلیم احمد بیمار ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔ (۲) چودہری محمد رشید الدین صاحب چک لالہ اپنی ملازمت میں مستقل ہونے کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں خاکسار عبد الحفیظ کاتب (۳) میرے بڑے بھائی عبد الجبار صاحب کو ہاکی کھیلتے ہوئے دانتوں پر چوٹ لگ گئی۔ دعائے صحت کی جائے۔ خاکسار محمد یوسف قادیان (۴) برادرم محمد بشیر صاحب فاروقی عرصہ دو ماہ سے سخت بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار سعید احمد فاروقی کلرک دفتر تحریک جدید (۵) میں امسال میٹرک کے امتحان میں شامل ہو رہا ہوں۔ احباب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار خادم حسین ڈھڈ رانجھا (۶) میرے والد مولوی معین الدین صاحب مردان احباب سے ایک مقدمہ میں کامیابی کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔ خاکسار چراغ الدین مبلغ سرحد

ایک ضروری ٹریکٹ

ٹریکٹ بعنوان "شیخ عبد الرحمٰن صاحب مصری کا صحیح طریق سے فرار" جو جریدہ "الفضل" کی ایک گذشتہ اشاعت میں شائع ہو چکا ہے۔ اس کی کچھ تعداد ابھی باقی ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ بشرح ذیل منگوا کر اسے بکثرت شائع کریں۔

چھ عدد دو آنے بارہ عدد چار آنے پچیس عدد آٹھ آنے سو ایک روپیہ دو آنے

خاکسار خالد بی۔ اے (آنرز) سکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ قادیان

فنڈ برائے انسداد تپ دق میں احباب حصہ لیں

احباب کو معلوم ہو گا۔ کہ جناب وائسرائے ہند کی بیگم ہر ایکسی لنسی لن لتھ گو نے حال ہی میں ہندوستان بھر میں مختلف مقامات پر تپ دق کے مریضوں کے علاج کے لئے ہسپتال جاری کرنے کی غرض سے چندہ کی اپیل کی ہے۔ یہ تحریک اپنے موجبات اور اپنی اہمیت کے لحاظ سے نہائت ضروری بر موقعہ اور مبارک ہے۔ اور اہل ہند کے حق میں ایک ہمدردانہ اقدام ہے۔ ہماری جماعت کے احباب کو اس تحریک میں حسب توفیق حصہ لینے کی ضرور کوشش کرنی چاہیئے۔

رفاہِ عام اور بندگانِ خدا کی بہبودی کے کام نہائت ہی ثواب کا موجب ہوتے ہیں۔ اور اسلام نے اس قسم کے کاموں میں حصہ لینے کی تاکید کی ہے۔ اور فی الحقیقت قومی اور ملکی ترقیات کا بہت حد تک انحصار رفاہِ عام کے کاموں کی پوری دلچسپی اور بہترین طریق پر سرانجام دہی پر ہوتا ہے۔ لہذا احباب کو ہدائت کی جاتی ہے۔ کہ اس کارِ ثواب میں حسن نیت کے ساتھ حصہ لیں۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس تحریک میں دو صد روپیہ عطا فرمایا ہے۔

ناظر امور عامہ

شادی و شکرانہ فنڈ

مجلس مشاورت ۱۹۳۷ء میں منجملہ دیگر تجاویز کے جن کے ذریعہ صدر انجمن احمدیہ کی آمد کو بڑھانا مقصود تھا۔ ایک تجویز یہ بھی تھی۔ کہ چونکہ خوشی کی تقاریب مثلاً نکاح، شادی، ولیمہ کے موقعہ پر۔ کوئی امتحان پاس کرنے پر۔ بچوں کی ولادت پر یا کسی اچھی ملازمت کے ملنے پر۔ ترقی تنخواہ کے موقعہ پر ہر شخص خوشی سے کچھ رقم فی سبیل اللہ دینے کو تیار ہوتا ہے۔ اس لئے ایسے موقعوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے احباب جماعت سے شادی و شکرانہ فنڈ میں روپیہ وصول کیا جایا کرے۔ لہذا تمام عہدہ داران جماعت احمدیہ سے توقع کی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے مقام پر اس قسم کی خوشی کے مواقع پر شادی و شکرانہ فنڈ حسب حیثیت وصول کر کے جمع شدہ رقم کو مرکز میں روانہ فرمایا کریں۔

ناظر بیت المال

قابل توجہ موصیان و عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ

ہر ایک میت جو قادیان کی زمین میں فوت نہیں ہوئی۔ ان کو بجز صندوق قادیان میں لانا ناجائز ہو گا۔ اور نیز ضروری ہو گا۔ کہ کم از کم ایک ماہ پہلے اطلاع دیں۔ تا اگر انجمن کو اتفاقی سوانح قبرستان کے متعلق پیش آ گئے ہوں۔ تو ان کو دور کر کے اجازت دے۔

نوٹ۔ جو موصی صاحبان اپنا حصہ وصیت زندگی میں ادا کر چکے ہوں۔ وہ اعلان مذکور سے مستثنےٰ ہوں گے۔ بشرطیکہ مقامی جماعت کی تصدیق ساتھ لائیں کہ موصی کا حصہ وصیت کلیتہً ادا ہو چکا ہے۔

سکرٹری بہشتی مقبرہ

مقدمہ زیر دفعہ ۱۰۷ کی سماعت

گورداسپور ۲۵ فروری۔ معززین جماعت احمدیہ کے خلاف زیر دفعہ ۱۰۷ جو مقدمہ دائر ہے آج ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب گورداسپور کی عدالت میں اس کی سماعت جاری رہی

الکتاب والحکمۃ ۳

بعض مضامین کے متعلق قرآن مجید سے استدلال

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

۲۰۔ نبی پر مسمریزم کا اثر

نبی پر توجہ یعنی مسمریزم کا اثر ہوتا ہے۔ گو اللہ تعالےٰ اُسے اپنی تسلی دِہ وحی اور نصرت کے ذریعہ سے دُور کر دیتا ہے۔ مگر یہ غلط معلوم ہوتا ہے کہ اصُول کے طور پر مانا جائے۔ کہ نبی اس اثر سے بالکل ہی بچا رہتا ہے۔ یہ درست ہے۔ کہ کوئی نبی انفرادی طور پر کسی وقت بالکل اثر قبول نہ کرے مگر فاذا حبالھم وعصیّھم یخیّل الیہ من سحرھم انھا تسعیٰ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت موسےٰ نے کچھ اثر ضرور محسوس کیا تھا۔ اور اس مسمریزم کو جسے آج کل ماس مسمریزم (Mass Mesmerism) کہتے ہیں۔ حضرت موسےٰ نے بھی حصہ لیا تھا۔ گو بعد میں خدا تعالےٰ نے بطور معجزہ ان کی توجہ سے سب کا سحر فنا کروا دیا۔

۲۱۔ غذا کا اثر اخلاق و اعمال پر

غذاؤں کا اثر ضرور انسان کے اخلاق اور اعمال پر ہوتا ہے۔ اس کا ذکر قرآن کی اس آیت میں ہے۔ یا ایھا الرسل کلوا من الطیّبات واعملوا صالحا۔ (مومنون) یعنی اے رسولو! تم پاک اور طیب اشیاء کھائے جاؤ۔ اور اس کے نتیجہ میں نیک عمل کئے جاؤ۔

۲۲۔ رحم کی بے مثال تعلیم

اسلامی رحم کے نمونے قرآن نے ایسے ایسے بیان کئے ہیں۔ کہ نہ مسیحیت دکھا سکی نہ کوئی اور مذہب۔ حوالہ کے طور پر ملاحظہ ہو۔ ولا یاتل اولوا الفضل منکم والسعۃ ان یؤتوا اولی القربیٰ والمساکین والمہاجرین فی سبیل اللہ ولیعفوا ولیصفحوا الا تحبون ان یغفر اللہ لکم واللہ غفور رحیم۔ یہ آیت مسطح کے لئے ہے۔ جو حضرت عائشہ رضؓ والے بہتان میں شریک تھا۔ اس وجہ سے حضرت ابوبکر رضؓ نے اس کے ساتھ سلوک کرنا بند کر دیا تھا۔ مگر قرآن کریم میں حکم نازل ہؤا۔ کہ اگر خدا کی مغفرت چاہتے ہو۔ تو اسے معاف کر دو۔ اور اس کا وظیفہ پھر لگا دو۔ غرض کہ اسلام بیٹی اور بیوی پر زنا کا جھُوٹا الزام لگانے والے کے ساتھ تعلقِ مروّت بند کرنے کو بھی منع کرتا ہے۔ اس سے بڑھ کر کیا رحم کی تعلیم کوئی مسیحی یا کسی اور مذہب والا دکھا سکتا ہے۔ ان کے ہاں کچھ لفظی تعلیم شاید ہو بھی۔ مگر یہاں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضؓ نے اس پر عمل کر کے دکھا بھی دیا۔

۲۳۔ اچھا کھانا کھانا۔ اور بازاروں میں پھرنا

اچھا کھانا کھا لینے اور بازاروں میں پھرنے کا ذکر قرآن میں بھی ہے۔ وہاں بھی معترضین نے کہا تھا۔ ما لھٰذا الرسول یاکل الطعام ویمشی فی الاسواق (فرقان) یہ کیسا رسول ہے کہ پاکیزہ کھانے کھاتا ہے۔ اور بازاروں میں پھرتا ہے۔ مگر ساتھ ہی جواب بھی دے دیا ہے۔ کہ وما ارسلنا قبلک من المرسلین الا انھم لیاکلون الطعام ویمشون فی الاسواق (فرقان) یعنی سب نبی یہ کام کرتے آئے ہیں۔ اندھا مخالف یہ نہیں دیکھتا۔ کہ آیا نبی اور خلیفہ اپنے فرائض ادا کرتا ہے۔ یا نہیں۔ اس طرف سے تو وہ نظر ہٹا لیتے ہیں۔ ہاں یہ دیکھتے ہیں۔ کہ وُہ کھاتا پیتا۔ بیوی بچوں مکان والا کیوں ہے۔

۲۴۔ اسلام میں اعلیٰ صداقتیں

دیگر مذاہب میں جو اعلےٰ باتیں ہیں۔ ان سے زیادہ عمدہ اور لطیف پیرایہ میں وہی باتیں قرآن میں موجود ہیں۔ اس کے لئے دیکھو سورۃ فرقان ولا یاتونک بمثلٍ الا جئنٰک بالحق واحسن تفسیرا۔ یعنی مخالف کوئی اعلےٰ سے اعلےٰ صداقت نہیں پیش کرتے۔ مگر ہم نے پہلے ہی تجھے وہ صداقت دے رکھی ہے بلکہ ہمارا بیان اس کی بابت ان کے بیان سے بہت بہتر ہے۔

۲۵۔ نفع مند چیز ہی قائم رکھی جاتی ہے

ڈارون نے مسئلہ ارتقاء میں جو اصُول بیان کئے ہیں۔ ان میں ایک اصل "Survival of the fittest" کا بھی ہے۔ یعنی زندہ مخلوقات میں سے وُہی مخلوق دُنیا میں بقائے دوام حاصل کرتی ہے جو اپنے اندر زندہ رہنے کی قابلیت رکھتی ہے۔ یہ فقرہ نوجوان سائینسدان طبقہ کے زبان پر بہت چڑھا ہؤا ہے۔ اور وُہ اسے علم کی جان سمجھتے ہیں۔ اور بعض دفعہ کہہ بھی دیتے ہیں کہ کیا قرآن میں بھی اس مضمون کا حامل یا ہم معنی کوئی فقرہ ہے۔ میں ان کو سُنا دیتا ہوں۔ کہ ہاں ہے۔ اور اس سے بہتر۔ یعنی واما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض۔ مطلب یہ کہ جو چیز انسانوں کے لئے سب سے زیادہ نفع رساں ہوتی ہے وُہی زمین میں باقی رکھی جاتی ہے۔ ورنہ اس کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ اور یہ مقولہ ڈارون کے مقولے سے زیادہ فلسفیانہ ہے۔ کیونکہ تمام مخلوقات اس زمین کی انسان ہی کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ قرآنی مسئلہ میں ہر چیز کی بقاء کے پیچھے ایک ارادہ پایا جاتا ہے۔ مگر ڈارون کے ہاں ایسا نہیں۔ وُہ بقائے اصلح کا مدعی ہے۔ اور قرآن بقائے انفع کا۔

۲۶۔ توبہ کیا ہے

توبہ اسے کہتے ہیں۔ کہ پہلے گناہ سے رُکے اور نفرت کرے۔ اور پھر اس کے بالمقابل جو عمل صالحہ ہو۔ وُہ بجا لائے۔ تب توبہ کامل ہوتی ہے۔ صرف اس گناہ سے رُک جانا توبہ کے پورے مفہوم کو ادا نہیں کرتا۔ اس کے لئے حوالہ یہ ہے۔ ومن تاب وعمل صالحا فانہ یتوب الی اللہ متابا (فرقان) یعنی جو کوئی گناہ سے مونہہ موڑ لے۔ اور مزید براں عمل صالحہ بھی کرے۔ تب وُہ توبہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک اصل توبہ ہے۔

۲۷۔ پیشگوئیوں میں اخفا کا پہلو

نشانات اور پیشگوئیوں میں ایک پہلو اخفاء کا بھی ہوتا ہے۔ جس کا علم خدا ہی کو ہوتا ہے۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کئی جگہ فرمایا ہے۔ قرآن مجید میں اس کو اس آیت میں ظاہر کیا گیا ہے۔ قال اکذّبتم بایاتی ولم تحیطوا بھا علما۔ (نمل) یعنی خدا کفار سے کہے گا۔ کہ میں نے اپنے نشان دکھائے مگر تم نے ان کی تکذیب کی۔ صرف اس وجہ سے کہ کچھ حصہ ان کا تمہاری سمجھ میں نہیں آیا تھا۔ مثلاً دو سو نشانات میں سے تین چار سمجھ میں نہ آئے۔ تو تم منکر ہو گئے!!

۲۸۔ اُمّی کے معنی

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قرآن میں بعض جگہ اُمّی کہا گیا ہے۔ ایک اور جگہ جا کر اُمّی کے معنے خود قرآن مجید نے بیان کر دیئے ہیں۔ اور وُہ یہ ہیں وما کنت تتلوا من قبلہ من کتاب ولا تخطّہ بیمینک۔ یعنی جو پڑھنا لکھنا نہ جانتا ہو۔ تعجب ہے۔ کہ بعض لوگ اس بات کے قائل ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پڑھے لکھے تھے۔ اور امی کے معنے اس کے مخالف کرتے ہیں۔

۲۹۔ چندے کیوں دیں

اگر خدائی سلسلہ ہے۔ تو ہم چندے کیوں دیں۔ خدا خود بندوبست ان کارکنوں کی پرورش۔ اور بجٹ پورے کرنے کا سامان کرے۔ واذا قیل لھم انفقوا مما رزقکم اللہ قال الذین کفروا للذین امنوا انطعم من لو...

معززین جماعت احمدیہ پر مقدمہ زیر دفعہ ۱۰۷ کی سماعت

گواہان صفائی کی شہادتیں

۲۴ فروری کو مقدمہ مندرجہ عنوان میں ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب گورداسپور کی عدالت میں گواہان صفائی کے حسب ذیل بیانات ہوئے :

بیان شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر

مصری پارٹی کی طرف سے جو پوسٹر لگائے جاتے تھے۔ میں وہ پڑھتا رہا ہوں۔ وہ احمدیہ چوک مختلف دکانوں اور احرار کے نوٹس بورڈ پر لگائے جاتے تھے۔ ان کے خلاف پروٹسٹ کے لئے احمدی جلسے کرتے رہتے ہیں۔ اور میں ان میں شامل ہوتا رہا ہوں۔ ان جلسوں میں اشتعال انگیز تقریریں نہیں ہوتی تھیں۔ بلکہ صبر و تحمل سے کام لینے کی تلقین کی جاتی تھی۔ ان پوسٹروں کی وجہ سے جماعت کے لوگوں میں بہت جوش اور ہیجان ہوتا تھا۔ ۷ اگست کو جو جلسہ ہوا۔ اس میں بھی میں شامل تھا۔ اس روز احمدیوں نے کوئی جلوس نہیں نکالا تھا۔ اور نہ ہی اس جلسہ میں کوئی اشتعال انگیز تقریر کی گئی۔ عبدالرحمن مصری اور اس کے ساتھی احمدی محلوں میں آزادانہ پھرتے ہیں۔ بعض اوقات ان کے ساتھ پولیس ہوتی ہے۔ اور بعض اوقات نہیں۔ میں ان چاروں مسئول علیہم کو جانتا ہوں۔ وہ نہائت معزز اور پر امن شہری ہیں۔

بجواب جرح کہا میں صدر انجمن احمدیہ کا کارکن ہوں۔ اور الفضل میں کام کرتا ہوں۔ مجھے یاد نہیں۔ کہ میں نے مصری پارٹی کے خلاف کوئی مضمون لکھا ہو۔ ان کی حفاظت کے لئے پولیس کے انتظامات پر ایک مضمون میں رائے زنی کی تھی۔ منیر احمد بھی مصری پارٹی میں شامل ہے۔ اس نے میرے خلاف ایک پمفلٹ شائع کیا تھا :

بیان شیخ مبارک اسمٰعیل صاحب

بی اے بی ٹی ہیڈ ماسٹر ہائی سکول سمندری

میرے فخرالدین ملتانی اور عبدالرحمن مصری کے ساتھ بہت دوستانہ تعلقات تھے مصری اس وقت تک میرے مکان میں بطور کرایہ دار رہتا ہے۔ مصری پارٹی کی طرف سے جو اشتہارات شائع ہوتے رہے ہیں۔ وہ مصری کی طرف سے مجھے بھی بھیجے جاتے تھے۔ ان میں حضرت امیر المومنین پر ذاتی حملے ہوتے تھے۔ ان سے میرے جذبات سخت مجروح ہوتے تھے۔ اخراج کے بعد میں ان سے ملاقاتیں کرتا رہا ہوں۔ ان ملاقاتوں میں بھی وہ سخت حملے کیا کرتا تھا عبدالعزیز۔ عبدالرب اور شمیم بھی وہیں ہوتے تھے۔ اور اسی قسم کی گفتگو کیا کرتے تھے۔ میرے دوست اور رشتہ دار اس بات پر زور دیتے رہے ہیں۔ کہ مکان خالی کرا لیا جائے۔ میرا اپنا بھی یہی خیال تھا۔ میں نے ناظر امور عامہ سید ولی اللہ شاہ صاحب اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو اس کے لئے لکھا بھی۔ مگر انہوں نے کہا۔ کہ اسے بال بچوں سمیت مکان سے نکال کر تکلیف دینا اخلاقی لحاظ سے مناسب نہیں۔ خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب سے بھی ذکر ہوا تھا۔ اور انہوں نے بھی یہی مشورہ دیا تھا۔ مصری پارٹی کے متعلق ان بزرگوں کی گفتگو میں نے ہمیشہ ہمدردانہ پائی ہے۔ اخراج کے بعد میں مصری کے پاس پانچ سات مرتبہ گیا ہوں۔ مجھے کسی نے نہیں روکا۔ اور نہ میں نے کوئی پکٹنگ یا مزاحمت دیکھی ہے۔ میرے سامنے ایک دو اور آدمی بھی اس کے پاس گئے تھے۔ مگر کسی نے ان کو بھی نہیں روکا۔ میں نے احرار کو بھی مصری کے مکان کے اندر دیکھا ہے۔ مسئول علیہم اصحاب جماعت میں بہت معزز ہیں :

بجواب جرح کہا۔ مکان میں نے تین سال کے لئے کرایہ پر دیا ہوا ہے۔ یہ صحیح نہیں ہے۔ کہ مجھے ناظر امور عامہ اور خانصاحب فرزند علی مکان خالی کرانے کے لئے کہتے رہے۔ مگر اس معاہدہ کی وجہ سے خالی نہیں کرا سکا۔ مصری سے ملاقاتوں کی صحیح تاریخ مجھے یاد نہیں۔ ۸ اگست کو ملا تھا۔ میں ناظر امور عامہ کے نوٹس میں لاکر مصری سے ملا کرتا تھا۔ سمندری میں جماعت احمدیہ ہے۔ ناظر امور عامہ کی ہدایات کبھی وہاں بھی پہونچ جاتی ہیں۔ میں "الفضل" کا خریدار ہوں۔ اس میں میں نے ناظر امور عامہ کی طرف سے کوئی ایسی ہدائت نہیں پڑھی۔ کہ مصری پارٹی سے ملنا جلنا ممنوع ہے۔

بجواب مکرر جرح کہا۔ مکان کے متعلق مصری کے ساتھ جو میرا معاہدہ ہے۔ اس میں ایسے شرائط ہیں۔ کہ اگر میں چاہوں۔ تو اسے مکان سے نکال سکتا ہوں :

ملک محمد طفیل صاحب

ممبر مرچنٹ قادیان

فخرالدین کے ساتھ میرے تعلقات دوستانہ تھے۔ اور اس کے مکان میرے پاس رہن با قبضہ ہیں۔ لیکن میں نے اسے بائیس روپے ماہوار کرایہ پر دیئے ہوئے تھے۔ اور وہ آگے ان کو کرایہ پر دیتا تھا۔ اس کے اخراج کے بعد بعض کرایہ داروں نے مکان خالی کر دیئے۔ اس پر اس نے ناظر امور عامہ کے پاس شکایت کی۔ ناظر صاحب نے اسکی شکائت کو دور کرنیکے لئے وہ مکان خود کرایہ پر لے لئے اور کرایہ نامے لکھ دیئے جو میرے پاس آ گئے۔ ان میں پیش کرتا ہوں۔ اب ناظر صاحب امور عامہ مجھے باقاعدہ کرایہ ادا کرتے ہیں۔ یہ کرائے نامے ۲ جولائی ۱۹۳۷ء کے ہیں۔ یہ خط بھی فخرالدین ملتانی کا ہے۔ فخرالدین کو دفن کرنے کیلئے جو بکس بنایا گیا میں نے اسکے لئے لکڑی چیر کر دی تھی۔ حالانکہ اسوقت رات کے نو بجے تھے۔ فخرالدین کا لڑکا مجھے اکثر ملتا رہتا ہے۔ چاروں مسئول علیہم اصحاب نہائت معزز اور نیک اور پُر امن ہیں :

بجواب جرح کہا۔ میں احمدی ہوں :

بیان محمد الدین صاحب دوکاندار

اخراج کے بعد میں نے مصری کو کھانے پینے کی اشیاء ۲۴ و ۲۵ جون کی درمیانی شب کو سپلائی کی تھیں۔ میرے روزنامچہ میں اندراج ہے۔ جو ساتھ لایا ہوں۔ اس وقت تک میرے ستر روپے اس کے ذمہ ہیں۔ میں نے ناظر صاحب امور عامہ سے ذکر کیا تھا۔ انہوں نے کہا۔ کہ کوئی ممانعت نہیں تم ان لوگوں کو سودا دے سکتے ہو۔ ناظر صاحب امور عامہ سید ولی اللہ شاہ صاحب تھے۔

میری دوکان بڑے بازار میں ہے۔ میں نے مصری اور اس کے ساتھیوں کو بازاروں میں کھلم کھلا پھرتے دیکھا ہے۔ بعض اوقات پولیس ساتھ ہوتی ہے بعض اوقات نہیں

بجواب جرح کہا مصری کے اخراج کا اعلان ۲۴ جون کو ہوا تھا۔ اس دن کوئی اعلان نہیں ہوا تھا۔ کہ مصری اور اس کے ساتھیوں سے کوئی لین دین نہ کیا جائے۔ میری دکان آٹے دال وغیرہ کی ہے۔ یہ چیزیں بعض غیر احمدی دکانداروں کے پاس بھی مل سکتی ہیں۔ مجھے کوئی ہدایت نہیں ہوئی۔ کہ جو چیزیں غیر احمدیوں سے مل سکتی ہیں۔ وہ ان لوگوں کو نہ دی جائیں

بیان حکیم عطا محمد صاحب

میں اصلی لاہور کا باشندہ ہوں اور ۱۹۱۷ء میں قادیان آیا تھا عبدالرحمٰن مصری میرے ذریعہ مسلمان ہوا تھا۔ اس واسطے میرے ساتھ اس کے تعلقات بہت گہرے تھے۔ مصری پارٹی کے متعلق جو جلسے ہوتے رہے ہیں۔ میں ان میں شامل ہوتا رہا ہوں۔ تقریروں میں صرف اپنی صداقت کے دلائل اور ان پر سرکی کی تردید ہوتی تھی۔ مولوی اللہ دتہ صاحب اور میر صاحب تقریر کرتے تھے انہوں نے کبھی کوئی اشتعال انگیزی نہیں کی۔ مولوی اللہ دتا صاحب نے کبھی اشتعال انگیزی نہیں کی ۷ اگست کو میں نے قادیان میں کوئی جلوس نکلتے نہیں دیکھا۔ میری دکان علین بازار میں ہے۔

بجواب جرح کہا۔ جلسوں کی تاریخیں یاد نہیں۔ ۱۴ اگست کو حضرت صاحب کے خطبہ میں موجود تھا۔ اس میں اشتہار "فحش کا مرکز" کا ذکر ہوا تھا مجھے یاد نہیں۔ کہ اسی شب مسجد اقصیٰ میں کوئی جلسہ ہوا یا نہیں۔ مجھے یاد نہیں کہ ۷ اگست کو محلہ دارالبرکات میں جلسہ ہوا یا نہیں۔ جس روز فخرالدین پر حملہ ہوا۔ اسی شام کو دارالبرکات میں جلسہ ہوا تھا۔ میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ حاضری کتنی تھی۔ پچاس تھی یا ہزار۔ یہ بھی یاد نہیں۔ کہ صدر جلسہ کون تھے یہ بھی یاد نہیں کہ کس کس کی تقریر ہوئی تھی۔

بیان مسماۃ رحمتے دائی قادیان عمر ساٹھ سال

میں فخرالدین کو جانتی تھی۔ اس کے گھر بچہ پیدا ہونے پر میں ان کے ہاں جاتی تھی۔ اخراج کے بعد نہ انہوں نے بلایا۔ اور نہ میں گئی۔ اس کی بیوی چونکہ بیمار ہے۔ اس لئے نہانے دھونے میں مدد کے لئے آٹھ دس روز کے بعد مجھے بلایا کرتی تھی۔ مجھے ناظر امور عامہ نے کبھی وہاں جانے سے نہیں روکا۔

بیان مسماۃ ہیرو زوجہ جوالا خاکروب قادیان

میں احمدی ہوں۔ میں فخرالدین کے مکان میں اخراج سے پہلے بھی اور بعد بھی صفائی کا کام کرتی رہی ہوں۔ اب بھی کرتی ہوں۔ مجھے کبھی ناظر امور عامہ نے اس سے نہیں روکا۔

بجواب جرح کہا۔ فخرالدین کے گھر میں اور کوئی مہترانی نہیں جاتی۔ میں ہی جاتی ہوں۔

بیان محمد سعید صاحب نومسلم ولد بھاگ خاکروب قادیان

میری بیوی مصری کے گھر میں صفائی کا کام کرتی تھی۔ اخراج سے پانچ سات روز بعد اس نے خود اسے ہٹا دیا۔ ناظر صاحب امور عامہ نے مجھے بلایا اور کہا تھا۔ کہ مصری صاحب کی شکایت آئی ہے۔ کہ تمہاری بیوی نے انکے ہاں کام کرنا چھوڑ دیا ہے۔ میں نے کہا۔ کہ اس کی بیوی حضرت صاحب کو گالیاں دیتی تھی۔ ہم برداشت نہیں کر سکتے۔ اس لئے ہم اب کام نہیں کرینگے ناظر صاحب امور عامہ نے کہا کہ اگر چاہو تو کام کر سکتے ہو۔ مگر میں نے کہا کہ ہم نہیں کریں گے۔ اب بھی ان کے ہاں ایک احمدی عورت جو تلونڈی کی رہنے والی ہے۔ کام کرتی ہے۔ اس سے پہلے یعنی میری بیوی کے بعد قادیان کی ایک اور احمدی عورت کام کرتی تھی۔ جب میری بیوی اس کے ہاں کام کرتی تھی۔ ایک احمدی لڑکے نے اس سے پوچھا۔ کہ کیا تم ابھی تک ان کے ہاں کام کرتی ہو۔ یہ بات ناظر صاحب امور عامہ کو معلوم ہوئی۔ تو انہوں نے اس لڑکے کو بلا کر تنبیہہ کی

بجواب جرح کہا۔ مجھے معلوم نہیں۔ کہ فخرالدین کی چوہڑی نے اس کا کام چھوڑ دیا تھا یا نہیں۔ اسی کے گھر میں ہیرو نامی عورت کام کرتی ہے۔ اب بھی کرتی ہے۔ وہ احمدی ہے۔

بیان ماسٹر نذیر خان صاحب آف جنرل سروس کمپنی قادیان

میں ٹریڈرز یونین قادیان کا پریذیڈنٹ ہوں۔ ناظر صاحب امور عامہ نے مجھے لکھا تھا۔ کہ جو اشیاء غیر احمدی تاجروں سے نہ مل سکتی ہوں وہ احمدی دکاندار مصری پارٹی کو مہیا کو دیا کریں۔ مرزا مہتاب بیگ اس یونین کے سکرٹری ہیں میری دکان چوک میں واقع ہے۔ میں نے اکثر مصری اور اس کے ساتھیوں کو بازار میں پھرتے دیکھا ہے۔ ان کے اشتہار احرار اور ڈیفینس کمیٹی کے بورڈوں پر لگتے رہے ہیں۔ اکثر لوگ ان کو پڑھتے اور چہ میگوئیاں و تخول بازی کرتے تھے۔ اس سے احمدی دکانداروں کو سخت تکلیف پہنچتی تھی۔ دارالبرکات کو رستہ بھی میری دکان کے سامنے سے گذرتا ہے۔ پولیس چوکی بھی اس بازار کے قریب ہے۔ اور قریب ہے۔ ۷ اگست کو کوئی جلوس نہیں نکلا تھا

بیان شیخ فضل حسین صاحب بوٹ مرچنٹ

میں بوٹ کی دکان کرتا ہوں۔ مصری کے اخراج کے بعد میں نے اسے چھ جوڑے ایک دفعہ تین جوڑے ایک دفعہ اور ایک جوڑا ایک دفعہ مہیا کئے ہیں۔ ناظر صاحب امور عامہ نے مجھے بوٹ سپلائی کرنے سے نہیں روکا تھا۔ قادیان میں غیر احمدی مسلمانوں کی چالیس پچاس دکانیں ہیں۔ ہر قسم کی ضروریات ان سے پوری ہو سکتی ہیں۔ ان کے اشتہار ہمارے بازار میں لگتے رہے ہیں۔ مصری اور اس کے ساتھی اس بازار سے بلا روک ٹوک گذرتے رہتے ہیں۔

بجواب جرح کہا۔ مصری کے بچے آکر بوٹ لے جاتے تھے۔

بیان مستر مہتاب بیگ صاحب

میں ٹریڈرز یونین کا سیکرٹری ہوں ناظر صاحب امور عامہ نے مجھے کہا تھا۔ کہ احمدی دکانداروں کو کہہ دیا جائے۔ کہ مصری پارٹی کو وہ چیزیں جو غیر احمدی دکانداروں سے نہیں مل سکتیں۔ دیدیا کریں۔ یہ چیزیں تین چار تھیں۔ میں نے دو دکانداروں کو کہہ دیا تھا۔ میری دکان فخرالدین کی دکان کے سامنے ہے۔ حضرت صاحب کے مکانات وہاں سے بالکل قریب ہیں۔ فخرالدین اخراج کے بعد بھی اسی دکان میں رہا ہے۔ اور وہاں وہ اور اس کا لڑکا آکر پوسٹر لگاتے رہے ہیں۔ وہ دکان اس نے کرایہ پر لی ہوئی تھی۔ مصری کے پوسٹر بھی وہاں لگا کرتے تھے۔ احمدی غیر احمدی سب پڑھنے کے لئے جمع ہوتے تھے۔ غیر احمدی تخول کیا کرتے تھے۔ مصری وغیرہ ادھر سے آزادانہ گذرتے ہیں۔ کئی دفعہ ان کے ساتھ پولیس نہیں ہوتی۔

بجواب جرح کہا۔ ابتداء میں ایک دفعہ اعلان ہوا تھا۔ کہ احمدی احمدیوں سے ہی سودا خریدیں۔ یہ احرار کی طرف سے کسی فتنہ و فساد کے احتمال کو روکنے کے لئے کیا گیا تھا۔ جو چیزیں غیر احمدیوں سے مل سکتی ہیں۔ وہ مصری پارٹی کے پاس احمدی دکانداروں کو فروخت کرنے کی ممانعت ہے۔

بجواب مکرر جرح کہا۔ قادیان میں احمدی ہندوؤں اور غیر احمدیوں سے بھی اشیاء خرید لیتے ہیں۔

بیان یوسف خانصاحب شیر فروش

فخرالدین اخراج کے بعد بھی میری دکان سے دودھ لیتا رہا ہے۔ مجھے ناظر امور عامہ نے کبھی اسے دودھ دینے سے منع نہیں کیا اس نے ایک پوسٹر میں مجھ پر یہ جھوٹا الزام لگایا تھا۔ کہ ناظر صاحب امور عامہ کے کہنے پر میں نے دودھ دینا بند کر دیا ہے اس پر میں نے ایک حلفی بیان اخبار الفضل میں شائع کرایا۔ کہ یہ بالکل غلط ہے۔ پھر اس نے لکھا۔ کہ پہلے یہ بیان ناظر صاحب امور عامہ کے دباؤ کے ماتحت شائع کرایا ہے اس کی تردید میں میں نے ایک اور حلفی بیان اخبار الفضل میں شائع کرایا۔ ناظر صاحب امور عامہ نے مجھے کبھی دودھ دینے سے منع نہیں کیا۔ اور نہ ہی کوئی بیان شائع کرنے کو کہا۔ میری دکان احمدیہ آبادی میں ہے۔ اور وہاں سے مصری وغیرہ آزادی سے گذرتے رہتے ہیں۔

بجواب جرح کہا۔ میں ان پڑھ ہوں۔ مجھے اپنے اوپر الزام کا اس طرح علم ہوا کہ بعض لوگ مسجد میں اخبار پڑھ رہے تھے۔ میرا نام اس میں نہیں لکھا تھا۔ صرف یہی لکھا تھا۔ کہ ناظر صاحب امور عامہ نے میرے بچوں کا دودھ بند کرا دیا ہے۔ یہ سننے کے بعد مجھے ناظر صاحب امور عامہ نے نہیں بلوایا۔ نہ میں ان کے پاس گیا۔ یہ دونوں بیان میں نے مولوی عبدالاحد صاحب ہزاروی سے لکھوائے۔ وہ مدرسہ احمدیہ میں مدرس ہیں۔

بیان بابو سراج الدین صاحب ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر

میں آنریری نائب ناظر ضیافت ہوں میرا مکان محلہ دارالفضل میں ہے۔ میں سات آٹھ سال سے قادیان میں رہتا ہوں۔ میں بائیس سال سے احمدی ہوں۔ میں نے مصری سے قرضہ مبلغ ۰۰ روپیہ لینا تھا۔ اخراج کے بعد میں اس کے پاس روپیہ لینے گیا۔ تو وہ بہت گندی باتیں کرتا تھا۔ حضرت صاحب پر ذاتی حملے کرتا تھا۔ میر محمد اسحٰق صاحب ناظر ضیافت ہیں۔ یہ حضرت صاحب کے ماموں ہیں۔ مصری پارٹی کی طرف سے جو پوسٹر نکلتے تھے ان کی تردید کے لئے احمدیوں کے جلسے ہوتے رہے ہیں۔ جن میں صبر کی تلقین ہوتی تھی۔ یہ چاروں بہت باعزت اور پُرامن لوگ ہیں۔

بجواب جرح:۔ کہا۔ مصری کے مکان پر میں ناظر صاحب امور عامہ کی اجازت سے گیا تھا۔ ناظر صاحب امور عامہ کی طرف سے یہ اعلان ہوا تھا۔ کہ وہ مصری پارٹی سے سب لوگوں کے قرضے وصول کر کے دیں گے میں بھی ناظر صاحب کے پاس گیا۔ اور انہوں نے کہا کہ جا کر خود مطالبہ کرو۔ تاریخ یاد نہیں۔

بیان چودھری غلام حسین صاحب ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ انسپکٹر

میں ان چاروں کو جانتا ہوں۔ بہت معزز اور پرامن لوگ ہیں۔ مصری پارٹی کے اکثر پوسٹر میں نے دیکھے ہیں۔ ان میں حضرت صاحب پر سخت حملے ہوتے تھے۔ اس وجہ سے وہاں سخت بے چینی احمدیوں میں تھی۔ تردید کے لئے وہاں جلسے اور تقریریں ہوتی تھیں۔ جن میں دلائل دئے جاتے تھے۔ اور صبر کی تلقین کی جاتی تھی۔ کوئی اشتعال انگیز تقریر نہیں ہوتی تھی۔ ۷ راگست کو احمدیوں کا کوئی جلوس میں نے نہیں دیکھا فخرالدین نے بالکل غلط طور پر شائع کیا تھا۔ کہ اس کے بچہ کا دودھ بند کیا گیا ہے

بجواب جرح کہا۔ مصری پارٹی کی تردید میں جو جلسے ہوتے تھے۔ ان میں میں نے ان کے لئے کروہ مرتد اور منافق کے الفاظ کا استعمال کبھی نہیں سنا۔

بیان حاجی محمد اسمٰعیل صاحب ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر

میرا مکان محلہ دارالبرکات میں ہے مسجد سے قریباً پچیس تیس قدم کے فاصلہ پر سات آٹھ سال سے قادیان میں ہوں۔ ۷ راگست ۱۹۳۷ء کو مسجد میں ایک جلسہ ہوا تھا۔ جس میں میں نے بھی تقریر کی تھی۔ اس جلسہ میں مصری پارٹی کے پوسٹروں کے خلاف پروٹسٹ اور الزامات کی تردید اور صبر کی تلقین کی گئی تھی۔ تقریریں اشتعال انگیز نہیں تھیں۔ کوئی جلوس نہیں نکلا تھا۔

بجواب جرح کہا۔ میر محمد اسحٰق صاحب اس جلسہ کے صدر تھے۔ انہوں نے اور مولوی اللہ دتا صاحب نے تقریریں کی تھیں۔ خان صاحب مولوی فرزند علی اس جلسہ میں موجود نہیں تھے۔

بیان مولوی ظفر محمد صاحب مولوی فاضل

میری ڈیوٹی یہ ہے۔ کہ قادیان میں مخالفوں کی طرف سے فتنہ و شورش وغیرہ کے متعلق خبریں مہیا کر کے ناظر صاحب امور عامہ کو اطلاع دیا کروں۔ مصری کے مکان سے ساٹھ ستر گز کے فاصلہ پر ایک ہمارا مکان ہے۔ جس میں ہمارے آدمی بیٹھ کر اس کے متعلق خبریں لیا کرتے ہیں۔ ان کو مصری کے مکان کے قریب جانے کی سخت ممانعت ہے۔ وہ نگران کہلاتے ہیں ان نگرانوں کے لئے ہیں نے بعض ہدایات ناظر صاحب امور عامہ کے حکم کے ماتحت شائع کی ہوئی ہیں۔ ایک کاپی پیش کرتا ہوں۔ میں خود ان پر عمل کراتا ہوں۔ شکایت کی صورت میں نوٹس لیا جاتا ہے۔ ہر والنٹر سے اس پر دستخط کرائے جاتے ہیں۔ کہ وہ ان کی پابندی کرے گا۔ وہ کسی کو آنے جانے سے نہیں روکتے۔ ان کو کسی سے بات تک کرنے کی اجازت نہیں۔ ان ہدایات کی خلاف ورزی کی کوئی شکایت مجھے نہیں آئی۔ فخرالدین کے مکان پر نگرانی کا بھی میں نے انتظام کیا ہوا تھا۔ وہاں بھی اپنے مکان میں رہ کر نگرانی ہوتی ہے۔ وہاں پر کام کرنے والے والنٹروں میں سے ایک عزیز احمد کے متعلق شکایت آئی تھی۔ جسے ناظر امور عامہ نے سزا دی تھی ہمارے والنٹروں کو آنے جانے اور کام کرنے سے نہیں روکتے۔ ان کے پاس کوئی لاٹھی وغیرہ نہیں ہوتی۔ وہ بیک وقت دو سے زیادہ نہیں ہوسکتے۔

بجواب جرح کہا۔ میں ناظر صاحب امور عامہ کے ماتحت ہوں۔ والنٹر ناظر امور عامہ کی ہدایات کے مطابق لگائے گئے تھے۔ ایک مقصد یہ دیکھنا تھا۔ کہ کون احمدی ان سے ملتے ہیں۔ یہ نہیں تھا کہ وہ لوگ خود کن سے جا کر ملتے ہیں۔ فخرالدین غالباً ۷ رجون کو علیحدہ کیا گیا تھا۔ اسی تاریخ سے اس کے مکان پر نگران لگا دئے گئے تھے۔ ۱۳-۱۴ رجون کی درمیانی شب کو بھی ہمارے والنٹر تھے۔ مگر انہوں نے اس کے مکان پر نقب زنی کی کوشش نہیں کی۔ مجھے کچھ شبہ سا ہے۔ کہ فخرالدین نے شکایت کی تھی۔ کہ کسی والنٹر نے اس کے مکان پر ٹارچ سے روشنی پھینکی ہے۔ عزیز احمد کے خلاف یہ شکایت تھی۔ کہ وہ فخرالدین کے لڑکے کے سامنے ننگا ہو کر کھڑا ہو گیا عزیز احمد صاحب کا بیان تھا۔ کہ اس لڑکے نے مجھ پر جبکہ میں پیشاب کر رہا تھا۔ ٹارچ سے روشنی پھینکی۔ اور میں گھبرا کر کھڑا ہو گیا۔ ناظر صاحب امور عامہ کے حکم سے عزیز احمد کو چھڑیاں لگائی گئی تھیں۔

بیان مولوی نذیر احمد صاحب مولوی فاضل

میں مولوی ظفر محمد صاحب کے ماتحت کام کرتا ہوں۔ میری ڈیوٹی یہ دیکھنا ہے کہ والنٹیر جو مصری اور اس کے ساتھیوں کے مکان پر نگران ہیں۔ ہدایات کی پوری طرح

پابندی کرتے ہیں۔ یا نہیں۔ مصری کے نگرانوں میں سے کسی کیطرف سے خلاف ورزی کی شکایت کبھی موصول نہیں ہوئی۔ وہ مصری یا اس کے پاس آنے جانے والے کے رستہ میں کوئی روکاوٹ نہیں ڈالتے۔ مصری پارٹی کے لوگ قادیان میں آزادی سے پھرتے ہیں۔

بجواب جرح کہا ہمارا مقصد یہ تھا کہ معلوم کریں۔ ہمارے احمدیوں میں کون لوگ ان سے ملتے ہیں۔

بیان عبداللہ خان صاحب افغان مہاجر قادیان

عبدالرب میرا لڑکا تھا۔ اب اسے عاق کر دیا ہے۔ وہ اور اس کے دوسرے ساتھی آزادانہ طور پر چلتے پھرتے ہیں۔ عبدالرب اپنے بچوں سے بھی ملتا ہے اور ان کو بازاروں میں لئے پھرتا ہے۔

بجواب جرح۔ کہا عبدالرب کی بیوی اس کے ساتھ نہیں رہتی۔ اس کے بچے اپنی ماں کے پاس رہتے ہیں۔ میں اس سے بات چیت نہیں کرتا۔

بجواب مکرر جرح کہا میں نے اخراج کے بعد اس سے قطع تعلق کیا ہے۔

بیان عبدالرؤف صاحب قادیان

مصری پارٹی کی طرف سے جو اشتہار وغیرہ شائع ہوتے ہیں۔ ان سے بہت بے چینی پیدا ہوتی ہے۔ اور ان کی تردید کے لئے جلسے وغیرہ بھی ہوتے رہے ہیں۔ مصری کے ساتھی چٹھیوں کے ذریعہ بھی حضرت صاحب کے خلاف پروپیگنڈا کرتے رہے ہیں مصری کے لڑکے بشیر احمد نے مجھے ایک چٹھی بھیجی تھی۔ جو میں نے ناظر صاحب امور عامہ کو بھیجدی۔ جو شامل مسل ہے۔

انجمن حمایت اسلام لاہور کا پنجاہ سالہ جشن طلائی

زعمائے ملت مقررین اور شعرا کی خدمت میں درخواست

انجمن حمایت اسلام لاہور ۱۵-۱۶-۱۷و۱۸- اپریل ۱۹۳۶ء کو ایسٹر کی تعطیلات میں اپنا جشن طلائی منا رہی ہے۔ اور کوشش کر رہی ہے۔ کہ یہ اجتماع ہر اعتبار سے کامیاب ہو۔ انجمن کی طرف سے تمام زعمائے ملت۔ مقررین اور شعراء کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وہ اس جشن میں شریک ہو کر نہ صرف اس کی رونق کو دوبالا کریں۔ بلکہ جوبلی کو کامیاب بنانے میں کارپردازان انجمن کا ہاتھ بٹائیں۔ اور جس موضوع یا عنوان پر تقریر یا نظم فرمانا چاہیں۔ اس سے مجھے اطلاع دیں۔ تاکہ پروگرام مرتب کرتے وقت انہیں مناسب وقت دیا جا سکے۔

میر رحمت اللہ ہمایوں آنریری سکرٹری جوبلی کمیٹی انجمن حمایت اسلام لاہور

اشتہار زیر دفعہ ۵- رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت لالہ گوپالداس صاحب ایڈیشنل سب جج درجہ ہوشیارپور

دعویٰ دیوانی ۲۶

نہالا ولد رام جس ذات سینی سکنہ پریم گڑھ تھانہ و تحصیل ہوشیارپور

بنام

شاہ محمد ولد نبی بخش ذات سید سکنہ دارا پور شمولہ سوتیری تھانہ و تحصیل ہوشیارپور حال چک ۳۰ ڈاک خانہ گرنٹیانوالہ ضلع لائل پور

دعویٰ دخل یابی — بنام مدعا علیہ مذکورہ بالا

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں کہ شاہ محمد مدعا علیہ مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام شاہ محمد مدعا علیہ مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مدعا علیہ مذکور تاریخ ۱۴ ماہ مارچ ۱۹۳۶ء کو مقام ہوشیارپور حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آویگی۔ آج بتاریخ ۲۰ ماہ فروری ۱۹۳۶ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔ — دستخط حاکم

مہر عدالت

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

واردھا گنج ۲۴ فروری۔ مسٹر گاندھی نے وائسرائے کے بیان پر ایک بیان شائع کرایا ہے۔ جس میں انہوں نے وائسرائے کے اعلان کے نتیجہ میں مصالحت کے امکان پر اظہار مسرت کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ ہز ایکسیلینسی نے گورنروں اور وزراء کے درمیان مذاکرات کا دروازہ کھلا رکھا ہے۔ میرا خیال ہے کہ موجودہ آئینی بحران اس طریقہ سے رفع کیا جا سکتا ہے۔ کہ گورنروں کو اس امر کا اطمینان دلانے کی آزادی دی جائے کہ ان کی طرف سے قیدیوں کے معاملات کی تحقیق کا یہ مطلب نہیں۔ کہ وہ وزراء کے حقوق کو غصب کریں۔ اور چونکہ انہوں نے قیدیوں سے اطمینان حاصل کر لیا ہے۔ لہذا وہ انہیں اپنی ذمہ داری پر رہا کرنے میں بالکل آزاد ہیں۔ اس صورت میں اگر گورنر وزراء کو طلب کریں تو میرا خیال ہے۔ کہ ورکنگ کمیٹی انہیں مجاز قرار دے دے گی۔ کہ وہ خود سوچ سمجھ کر فیصلہ کریں۔ کہ آیا گورنروں کے اطمینان دلانے سے وہ مطمئن ہو گئے ہیں۔

لکھنؤ ۲۴ فروری۔ آج پنڈت گوبند بلبھ پنت وزیر اعظم یو پی نے گورنمنٹ ہاؤس میں گورنر یو پی سے ایک گھنٹے سے زائد عرصہ تک ملاقات کی۔ گورنمنٹ ہاؤس سے واپس آنے کے وقت آپ کی اقامت گاہ پر اخباروں کے متعدد نمائندے موجود تھے۔ جن کے استفسار پر آپ نے بیان کیا کہ میں اس حالت میں کچھ بھی نہیں کہہ سکتا میں دوبارہ گورنر سے ملاقات کرنے والا ہوں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ آج صبح گورنر سے ملاقات کرنے سے پہلے پنڈت پنت نے ارکان کابینہ سے غیر رسمی طور پر مبادلہ افکار کیا۔ اسی طرح گورنمنٹ ہاؤس سے واپس آ کر بھی آپ نے وزراء سے ملاقات کی۔ اور بتایا۔ کہ گورنر کے ساتھ کیا کیا باتیں کیں۔

لنڈن ۲۴ فروری۔ ایک اخبار نے اطالیہ کے وہ متوقع مطالبات شائع کئے ہیں۔ جو برطانیہ کے ساتھ گفتگوئے مصالحت کے وقت اول الذکر کی طرف سے پیش ہونگے۔ ان مطالبات میں حبشہ پر تسلط۔ بحیرہ روم اور نہر سویز میں خاص حقوق کے علاوہ ۷ کروڑ پونڈ قرضہ بھی شامل ہے۔

لاہور ۲۴ فروری۔ لاہور جیل میں جن گیارہ قیدیوں نے بھوک ہڑتال کر رکھی تھی۔ آج انہوں نے بھوک ہڑتال ترک کر دی۔ بھوک ہڑتال ترک کرنے کی وجہ یہ ہے کہ مسٹر شام لال ایم ایل اے قیدیوں کے نام مسٹر گاندھی کا پیغام لے کر گئے تھے۔ معلوم ہوا ہے کہ چار گھنٹے تک جیل میں باتیں ہوتی رہیں۔ جس کے بعد قیدیوں نے بھوک ہڑتال ترک کر دی۔ کانگرسی لیڈر اب اسی سلسلے میں ملتان اور منٹگمری جیلوں میں مقید بھوک ہڑتالی قیدیوں سے ملاقات کریں گے۔

الہ آباد ۲۳ فروری۔ ابھی تک یہاں کانگرسی وزارت کے مستعفی ہونے کا مسئلہ حل نہیں ہوا۔ لیکن دوسری طرف بیان کیا جاتا ہے۔ کہ حکومت یو۔پی کے چیف سکرٹری نے یکم مارچ سے رخصت کی درخواست دیدی ہے۔ اور وطن جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ جب سے وزارتی تعطل رونما ہوا ہے۔ انہوں نے دفتر میں کام نہیں کیا۔

بمبئی ۲۴ فروری۔ آج مسٹر سبھاش چندر بوس اس جگہ وارد ہوئے اخبار نویسوں کو ایک ملاقات کے دوران میں انہوں نے کہا۔ کانگرس اقلیتوں کے مطالبات پر غور کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہے۔ وائسرائے کے بیان کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ جب تک اس معاملہ میں ورکنگ کمیٹی کوئی فیصلہ صادر نہیں کرتی میں اپنی رائے ظاہر نہیں کر سکتا

مدراس ۲۴ فروری۔ اخبار "ہندو"، کو معلوم ہوا ہے۔ کہ اس امر کا امکان ہے۔ کہ حکومت ہند چیکوں پر سٹامپ ڈیوٹی لگانے کی تجویز ترک کر دے گی۔ کیونکہ پبلک میں اس مجوزہ ٹیکس کے خلاف شدید ہیجان اور اضطراب پیدا ہے۔

بمبئی ۲۴ فروری۔ یونائیٹڈ پریس کے نمائندے نے مسٹر سبھاش چندر بوس کانگرس پریذیڈنٹ سے ملاقات کر کے مسٹر گاندھی کے بیان کے متعلق استفسار کیا۔ جو انہوں نے وائسرائے کے بیان کے جواب میں شائع کرایا ہے انہوں نے جواب دیا۔ کہ میں نے وائسرائے اور مسٹر گاندھی کے بیانات کو پڑھا ہے مسٹر گاندھی نے عوام الناس اور کانگرس کے زاویہ نگاہ کو پیش کیا ہے۔ میں مسٹر گاندھی کے بیان کی تصدیق کرتا ہوں۔

لاہور ۲۴ فروری۔ آج پنجاب اسمبلی میں ایک تحریک التوا باجی رشیدہ لطیف نے مسجد شہید گنج کے متعلق پیش کی۔ آنریبل سپیکر نے ان کی مختصر سی تقریر سننے کے بعد تحریک کو بے ضابطہ قرار دیدیا۔ اس پر باجی رشیدہ لطیف نے اصرار کرتے ہوئے کہا۔ میری اس تحریک کو بے ضابطہ قرار دینے کے وجوہ کیا ہیں۔ آنریبل سپیکر نے کہا۔ ایوان میں کئی تحریکیں بے ضابطہ قرار دی جاتی ہیں۔ مگر ان کے وجوہ نہ دریافت کئے جاتے ہیں۔ اور نہ بیان کئے جاتے ہیں علاوہ ازیں میں قواعد کے مطابق وجوہ بیان کرنے کے لئے پابند نہیں ہوں۔

لاہور ۲۴ فروری۔ آج پنجاب اسمبلی کے مسلم ارکان نے مساجد کے تحفظ کے لئے مسودہ ہائے قانون پیش کرنے کے نوٹس دیئے ہیں۔ جو نوعیت کے لحاظ سے ملک برکت علی کے مجوزہ بل سے ملتے جلتے ہیں۔

لنڈن ۲۴ فروری۔ مسٹر ایڈن کے مستعفی ہو جانے کے بعد نئے وزیر خارجہ کے تقرر کا مسئلہ بے حد اہمیت اختیار کر گیا ہے۔ وزیر اعظم نے دارالعوام میں اس سلسلہ میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا تھا۔ کہ آئندہ وزیر خارجہ کے تقرر کا فیصلہ عنقریب شائع کر دیا جائیگا۔ آئندہ وزیر خارجہ کے تقرر کے سلسلہ میں چار نام لئے جا رہے ہیں۔ جن میں لارڈ ہالیفیکس۔ مسٹر ہاریسن اور مسٹر میلکم میکڈانلڈ شامل ہیں۔

لاہور ۲۴ فروری۔ آج پنجاب اسمبلی کا اجلاس گیارہ بجے سردار ہری سنگھ کی تحریک التوا پر بحث کرنے کے لئے شروع ہوا۔ جو مرکزی اسمبلی کے رکن پروفیسر رنگا پر پنجاب کے داخلے کے سلسلے میں حکومت پنجاب کی طرف پابندی کے متعلق تھی۔ بحث کے بعد یہ تحریک کثرت رائے سے گر گئی۔ تحریک کے خلاف ووٹ ۷۶ تھے اور حق میں صرف ۱۲۔

ٹوکیو ۲۴ فروری۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ سات چینی طیاروں نے فارموسا میں سٹے ہوکو کے فضائی مستقر پر حملہ کیا چینیوں کی طرف سے جاپانی سلطنت پر یہ پہلا فضائی حملہ ہے دس بم گرائے گئے لیکن بیان کیا جاتا ہے۔ کہ کوئی شدید نقصان نہیں ہوا۔ بعد کی اطلاع مظہر ہے کہ سٹے ہوکو سے ۵۰ میل کے فاصلہ پر شنچو کو پر بھی بمباری کی گئی۔ پرائیویٹ مکانوں پر بم گرے۔ جس کی وجہ سے بہت سے آدمی ہلاک اور زخمی ہوئے۔

لنڈن ۲۳ فروری۔ برطانوی گورنمنٹ نے ہندوستان کے آئینی تعطل کے متعلق وائٹ پیپر جاری کر دیا ہے۔ اس میں گورنر جنرل کا بیان۔ پولیٹیکل قیدیوں کی رہائی کے لئے گورنمنٹ بہار اور یو پی کا حکم۔ گورنر یو۔پی اور بہار کا اعلان۔ گورنروں کو گورنر جنرل کی ہدایات اور کانگرس وزارتوں کے بیانات دیئے گئے ہیں۔ ان کے علاوہ قیدیوں کے نام اور سزاؤں کی میعاد بھی درج کی گئی ہے۔

پیرس ۲۳ فروری۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ فنانس بینہ فرانس نے ملی دفاع کے لئے ۱۲ ارب ۲۰ کروڑ فرانک منظور رکھے ہیں۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی